REGD No. L.5254

181

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

۲۱ رجب ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱/

جلد ۴۶/۱۱ | ۲۲ تبلیغ ۱۳۳۶ھش ۲۲ فروری ۱۹۵۷ء | نمبر ۴۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے

بخیریت کراچی پہنچ گئے

کراچی ۲۰ فروری۔ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے آج بخیریت کراچی پہونچ گئے۔ ریلوے سٹیشن پر احباب جماعت احمدیہ کراچی کی طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالے کا شاندار استقبال کیا گیا۔ مکرم جناب چوہدری عبداللہ خان صاحب امیر جماعت کراچی اور جماعت کے احباب کثیر تعداد میں حضور کے استقبال کا شرف حاصل کرنے کے لئے پہلے سے اسٹیشن پر موجود تھے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں اسلام کی شوکت اور اس کی عظمت مصلح موعود کے مقدس وجود کے ساتھ وابستہ کی ہے

ہمارا فرض ہے کہ ہم خدائی تقدیر کیساتھ اپنے آپکو ہم آہنگ کریں اور تیز تیز قدم بڑھائیں تا غلبہ اسلام کے خدائی وعدے جلد پورے ہوں

یومِ مصلح موعود کے مبارک موقعہ پر جلسۂ عام میں علمائے سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ ۲۰ فروری۔ آج صبح نو بجے یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب کے موقعہ پر لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام مسجد مبارک میں وسیع پیمانے پر ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں علمائے سلسلہ اور بعض دیگر حضرات نے پیشگوئی مصلح موعود کی غرض وغایت اور اسکی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے اس امر کو نہایت خوبی سے واضح کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں اسلام کی شوکت اور اسکی عظمت سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے مقدس وجود کے ساتھ وابستہ کی ہے۔ آپ کے وجود باجود کی برکت سے جس طرح خدائی وعدوں کے مطابق دنیا میں دین اسلام اور کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہو رہا ہے۔ اور جس طرح دنیا کے کونے کونے میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیغام کی اشاعت ہو رہی ہے۔ وہ اس حقیقت پر زندہ گواہ ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ ہی اس پیشگوئی کے حقیقی مصداق ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس مبارک زمانے کی قدر کریں۔ اور اپنے اعمال وکردار اور قربانیوں کے معیار کو خدائی تقدیر سے ہم آہنگ کرتے ہوئے تیز تیز قدم بڑھائیں۔ تا غلبۂ اسلام کے عظیم الشان وعدے ہماری زندگیوں میں ہی بہ تمام وکمال پورے ہو کر اس مبارک دن کو قریب سے قریب تر لے آئیں کہ جب ساری دنیا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قدموں میں آگرے۔ اور آپ کی غلامی پر فخر کرنے لگے۔

جلسہ صبح نو بجے مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید کے ساتھ شروع ہوا جو مبشر احمد صاحب نے کی۔ بعدہ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے درثمین میں سے نظم "محمود کی آمین" نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعدہ مکرم مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں سے پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی الفاظ پڑھ کر سنائے۔

صحف سابقہ میں مصلح موعود کا ذکر

بعد ازاں مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے "صحف سابقہ میں مصلح موعود کے ذکر" پر تقریر کا آغاز کیا۔ آپ نے بائبل میں سے یسعیاہ اور دانیال کی بعض پیشگوئیاں پڑھ کر سنائیں اور پیشگوئی مصلح موعود سے ان کی مطابقت دکھا کر بتایا کہ کس طرح ان پیشگوئیوں میں آخری زمانے میں مسیح موعود کی بعثت کے ساتھ ساتھ مصلح موعود کے ظہور کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ پھر آپ نے یہ بھی واضح کیا۔ کہ ان پیشگوئیوں میں ظہور مصلح موعود کے زمانے کی بھی تعیین کی گئی ہے۔ جو دانیال نبی کی پیشگوئی کے بموجب ۱۹۱۴ء کا زمانہ بنتا ہے۔ اور یہی وہ زمانہ ہے۔ کہ جب سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود مسند خلافت پر متمکن ہوئے

خدا کی رضامندی کے عطر سے ممسوح

آپ کے بعد ناصر احمد صاحب پرویز نے پیشگوئی مصلح موعود کے اس حصہ پر روشنی ڈالی کہ خدا نے اسے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہے۔" آپ نے بتایا کہ گزشتہ ۴۲ سال کا زمانہ اور اس میں رونما ہونے والے واقعات اس حقیقت پر گواہ ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اتباع میں ہی اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل ہو سکتی ہے آپ نے کہا کہ اس عرصہ میں بہت سے فتنے اٹھے اور جماعت کی طرف منسوب ہونے والے بعض لوگوں نے آپ کی مخالفت کی۔ لیکن وہ سب کے سب اپنے ارادوں میں ناکام و نامراد [illegible] اور اس طرح اللہ تعالےٰ نے ثابت کر دکھایا۔ کہ آپ کو اللہ تعالےٰ نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ کی رضا آپ کی پیروی اور اتباع کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔

علوم ظاہری وباطنی

بعد ازاں مکرم پروفیسر بشارت الرحمن صاحب ایم۔ اے نے پیشگوئی کے اس حصہ کو نہایت وضاحت سے بیان کیا۔ کہ وہ علوم ظاہری وباطنی سے پُر کیا جائے گا۔" آپ نے بتایا کہ سیدنا حضرت المصلح الموعود کو باطنی علوم کے ساتھ ظاہری علوم کے اصولوں کی گہری سمجھ عطا کی گئی ہے۔ کہ آپ ان اصولوں کی مدد سے اسلام کی حقانیت ثابت کر سکتے ہیں

(باقی دیکھیں صفحہ ۸)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر وپبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۵۷ء

مذہب کی روح

حقیقی مذہب کی بنیاد تعلق باللہ پر ہے۔ اس لئے خواہ ایک مذہب کی ابتدا اللہ تعالیٰ کی وحی سے ہی ہوئی ہو۔ اگر بعد میں اس مذہب کے پیرووں کا اللہ تعالیٰ سے تعلق منقطع ہو جائے۔ تو وہ مذہب اور اس کے اصول محض مذہب کا کھوکھلا ڈھانچ رہ جاتے ہیں۔ اور اس کی روح ختم ہو جاتی ہے۔ اور جس بنیاد پر مذہب قائم تھا۔ وہ نیچے سے کھسک جاتی ہے۔

جو لوگ مذہب کی روح کو سمجھتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے دو قانون تسلیم کرتے ہیں۔ ایک عام فطری قانون یعنی تکوینی جس پر تمام کائنات کا سلسلہ چل رہا ہے۔ انسان کی عقل بھی اسی تکوینی قانون کے ماتحت آتی ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے عقل اس لئے عطا فرمائی ہے۔ کہ وہ اس کائنات کے ماحول میں اپنی مادی زندگی کے قیام اور ارتقاء کی حفاظت کرے۔ اور اس کی تکمیل میں رہنمائی حاصل کرے۔

جن لوگوں نے غور کیا ہے۔ وہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ اس کائناتی زندگی میں بعض ایسے حالات سے انسان کو دوچار ہونا پڑتا ہے۔ کہ جن میں عقل اس کی رہنمائی نہیں کر سکتی۔ زندگی کے بعض گوشے ایسے نظر آتے ہیں۔ جن کو عقل کی روشنی منور نہیں کر سکتی۔ مثلاً انسان بعض کاموں کو شروع کرتا ہے۔ مگر ان کی تکمیل سے پہلے ہی اس کی مادی زندگی ختم ہو جاتی ہے۔ اس حقیقت کو حافظ شیرازی نے ایک مجموعی تاثر کے طور پر اسی طرح بیان کیا ہے۔ کہ

کہ کس نکشود و نکشاید بحکمت ایں معمہ را

یہ ایک لاچاری ہے۔ جس کو شروع ہی سے ظاہری حکماء محسوس کرتے آئے ہیں۔ اور جس قدر علم وہ حاصل کرتے ہیں۔ آخر انہیں یہ ماننا پڑتا ہے۔ کہ

سمجھ لیا ہے ترا راز اے طلسم جہاں
کہ راز جتنا کھلے اور راز ہو جائے

اس زمانہ میں سائنس نے بڑی ترقی کی ہے۔ بہت سی باتیں انسان نے دریافت کر لی ہیں۔ Biology نے زندگی کے باریک سے باریک حالات معلوم کئے ہیں۔ یہاں تک معلوم کر لیا ہے۔ کہ مادہ کی کسی چھوٹی سے چھوٹی چیز سے زندگی کا آغاز ہوتا ہے۔ اس نے دریافت کیا ہے۔ کہ "خلیہ" مادہ کی سادہ سے سادہ صورت ہے۔ جس سے زندگی شروع ہوتی ہے۔ بلکہ اس نے "خلیہ" کا تجزیہ کر کے اس کے مختلف حصوں پر بھی عبور حاصل کر لیا ہے۔ اس کے باوجود ایک ایسا سوال باقی رہ جاتا ہے۔ جس کو انسان حل نہیں کر سکا۔ اور نہ توقع ہے۔ کہ کبھی عقل کی رسائی اس راز تک ہو سکتی ہے۔ وہ سوال یہ ہے کہ

"اس کی ابتدا کس طرح ہوئی؟"

جو لوگ صرف مادہ ہی کو حقیقت سمجھتے ہیں۔ وہ زندگی کا وجود کیمیائی عمل پر محمول کرتے ہیں۔ اور واقعی مادی نقطۂ نظر سے زندگی ایک نہایت پیچیدہ کیمیائی عمل ہی ثابت ہوتا ہے۔ لیکن انسانی عقل یہاں پہنچ کر چکرا جاتی ہے۔ وہ یہ معلوم نہیں کر سکتی۔ کہ یہ کیمیائی عمل کیوں شروع ہوا۔ اور زندگی کا یہ پر حکمت اعجاز کس طرح رونما ہوا۔ یہ زندگی کی سادہ سے سادہ صورت جس کو ہم خلیہ کا نام دیتے ہیں۔ اور جو زندگی کی عمارت میں اینٹ گارا کے طور پر کام آتا ہے۔ یہ کس طرح معرض وجود میں آیا۔ پھر اس سادہ سے مصالح سے عمارت کے مختلف کمپارٹمنٹ کس طرح ظہور میں آئے۔ یہی خلیہ دل میں پمپ کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ جو خون کو کھینچتا ہے۔ اور پھر اسے دھکیل کر سارے جسم میں بھیجتا ہے۔ اور یہی خلیہ آنکھ میں روشنی۔ کان میں شنوائی۔ زبان میں ذائقہ۔ ناک میں مشام اور سطح جلد میں لمس کی خاصیتیں کیوں پیدا کر لیتا ہے۔ زندگی کے تعلق میں یہ تمام اور ہزاروں لاکھوں ایسے سوالات ہیں۔ جن کا جواب عقل نہ دے سکی ہے۔ اور نہ توقع ہے کہ کبھی دے سکے گی۔

یہاں پہنچ کر عقل کو اپنی نارسائی کے اعتراف کے علاوہ یہ محسوس ہونے لگتا ہے۔ کہ ہو نہ ہو اس عظیم الشان کیمیائی عمل کی ابتدا کرنے والا ضرور کوئی پُر حکمت دماغ ہے۔ کوئی ایسا کیمیاگر ضرور ہے۔ جس نے دیدہ و دانستہ یہ پر حکمت کیمیائی عمل شروع کیا ہے۔ مگر اس راز کو کھولنے میں عقل کا کوئی کارنامہ ہے تو وہ بس اسی قدر ہے۔

کہ وہ ہمیں صداقت کے دروازہ تک لے آتی ہے۔ لیکن اس کے آگے جلتے اس کے پر جلتے ہیں۔

سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا ہمیں اسی حسرت میں مر جانا چاہیئے۔ کہ کاش ہم دروازے کو کھول کر اندر جھانک سکتے۔ عقل بے شک ہم کو اس دروازہ تک لے آئی ہے۔ جو زندگی کی حقیقت کے عالم میں کھلتا ہے۔ مگر وہ اس کے آگے جا نہیں سکتی۔ وہ حیران ہو کر رہ جاتی ہے۔ اس کا کیا چارہ ہے۔ کیا صانع کائنات کا یہ منشا ہے۔ کہ وہ ہمیں اسی حیرانی میں سر پٹکنے کے لئے چھوڑ دے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ

افسانہ ہستی کا گر انجام تھا مٹی
فردوس کا پیرایۂ آغاز دیا کیوں؟

کیا صانع کائنات نے ہمیں اسی لئے پیدا کیا ہے۔ کہ ہم اس کی کائنات میں حیران و سرگرداں رہیں۔ اور آخر میں مٹی کے ساتھ مٹی ہو کر مل جائیں۔ اگر اس کیمیائی عمل کو شروع کرنے والا کوئی کیمیاگر ہے۔ تو کیا اس کا فقط اتنا ہی کمال ہے۔ کہ جس طرح ہم اپنی تجربہ گاہوں میں کیمیائی عمل شروع کر کے کسی نتیجہ پر پہنچنا چاہتے ہیں۔ ازلی کا یہ کیمیاگر اتنی بھی مقصدیت اپنے اس اعجازی کیمیاگری میں نہیں رکھتا۔ کوئی انسان جس میں ذرا بھی عقل ہے۔ یہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ اتنا عظیم کیمیاگر جس نے زندگی کا اعجاز رونما کیا ہے۔ کیا اس کے فعل میں کوئی مقصدیت نہیں۔ کیا نعوذ باللہ وہ بچوں کی طرح مٹی کے کھلونے بنا کر دل بہلاتا ہے۔ اور پھر انہیں توڑ پھوڑ دیتا ہے۔ یہ عظیم سوال ہے۔ اور صحیح عقل اس کا جواب یہی دے سکتی ہے۔ کہ نہیں۔ خود انسان کی زندگی ایک ہمہ تن سوال ہے۔ کہ اس عظیم کیمیاگر کا کھوج لگانا چاہیئے۔ لیکن عقل ہمیں جواب دے چکی ہے۔ ہمارے ظاہری حواس ہمیں جواب دے چکے ہیں۔ البتہ خود اللہ تعالیٰ ہی اس کا جواب دیتا ہے

لا تدركه الابصار وهو يدرك الابصار

یعنی یہ زندگی اس طرح بنائی ہے۔ کہ انسان کے حواس اس کو نہیں پا سکتے۔ مگر وہ خود ان حواس پر ظاہر ہوتا ہے۔

اس آیۂ کریمہ سے واضح ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے دو قانون ہیں۔ ایک تو تکوینی جس کا ذکر ہم نے اوپر کیا ہے۔ اور دوسرا وہ قانون جس سے وہ خود اپنے تئیں ہم پر ظاہر کرتا ہے۔ یعنی الہام و وحی جہاں تک تکوینی قانون کا تعلق ہے۔ جیسا کہ ہم اوپر واضح کر چکے ہیں۔ وہ ہمیں اس عظیم کیمیاگر کی طرف اشارہ تو کرتا ہے۔ لیکن اس کو پا نہیں سکتا۔ لیکن دوسرا قانون وہ ہے۔ جس سے وہ ہمیں اپنے وجود کا نظارہ کراتا ہے۔ یہی چیز ہے۔ جو تعلق باللہ کی بنیاد ہے۔ اگر تعلق باللہ نہ ہو۔ تو ہم اللہ تعالیٰ کو "کما هو فی ذاته" پا نہیں سکتے۔ اور جیسا کہ ہم نے شروع میں کہا ہے۔ حقیقی مذہب کی یہی بنیاد ہے۔ اگر یہ بنیاد نیچے سے کھسک جائے۔ تو مذہب اپنی روح زائل کر دیتا ہے۔ اور اس کی مقصدیت فوت ہو جاتی ہے۔

ہمارا یقین ہے۔ کہ اسلام زندہ مذہب ہے۔ اسلام کی کتاب زندہ کتاب ہے۔ اور اسلام کا نبی زندہ نبی ہے۔ اس کے یہی معنی ہیں۔ کہ اسلام میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہے ہیں۔ ہوتے ہیں۔ اور قیامت تک ہوتے رہیں گے۔ جن کو تعلق باللہ کا کمال حاصل ہوا ہے۔ اور آئندہ حاصل ہوگا۔ احمدیت اسی لئے کھڑی ہوئی ہے۔ کہ وہ اسلام کی زندگی کا ثبوت دنیا کے سامنے پیش کرے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اسی غرض کے لئے ہوئی۔ اور جو حقیقت آپ نے واضح فرمائی ہے۔ وہ عملاً قیامت تک جاری رہے گی۔ اس زمانہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس حقیقت کا زندہ نمونہ ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ ہر سچا احمدی اسلام کی اس حقیقت سے اپنی اپنی وسعت کے مطابق فیضیاب ہے۔ اس لئے ہر سچا احمدی صرف یہ نہیں مانتا۔ کہ اس عظیم کیمیائی اعجاز کا جس کو زندگی کہتے ہیں۔ کوئی مبداء ہے۔ بلکہ وہ علیٰ وجہ البصیرت مانتا ہے۔ کہ واقعی ایسا عظیم کیمیاگر موجود ہے۔

محترم خانصاحب میاں محمد یوسف صاحب کی علالت

میرے والد محترم خان صاحب میاں محمد یوسف صاحب عرصہ بیس روز سے میو ہسپتال میں داخل ہیں۔ پہلے انہیں دل کی تکلیف تھی۔ اس میں تو اب بفضل تعالیٰ افاقہ معلوم ہوتا ہے۔ مگر چند روز سے گلہ میں تکلیف شروع ہو گئی ہے۔ جس کی وجہ سے کھانا پینا بالکل بند ہو گیا ہے۔ احباب جماعت خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

داؤد از لاہور

حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے عہدِ خلافت میں

زمین کے کناروں تک اسلام کی تبلیغ اور کلام اللہ کی اشاعت

جماعت احمدیہ کے تبلیغی مشنوں کے مختصر کوائف

مرتبہ وکالت تبشیر ربوہ

مصلح موعود کی یہ علامتیں بھی پیشگوئی میں بیان کی گئی تھیں۔ کہ "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا" اور دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر کرے گا۔" یہ علامتیں سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے عہد خلافت میں جس شان سے پوری ہوئی ہیں۔ اس کا ہلکا سا اندازہ ذیل کے مضمون سے لگایا جا سکتا ہے۔ جس میں دنیا کے مختلف ممالک میں کام کرنے والے ان تبلیغی مشنوں کے کوائف بیان کئے گئے ہیں۔ جو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی نگرانی میں نہایت کامیابی کے ساتھ اسلام اور احمدیت کی تبلیغ اور قرآن پاک کی اشاعت کرنے میں مصروف ہیں (ادارہ)

لنڈن مشن۔ لنڈن مشن کا قیام خلافت اولےٰ میں مجلس انصار اللہ کی کوششوں سے ہوا۔ جس کے صدر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود تھے۔ لنڈن مسجد کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۱۹۲۴ء میں رکھی۔ یہ مسجد جماعت کی مخلص خواتین کے چندہ سے تعمیر ہوئی آج کل اس مسجد کے امام مکرم مولود احمد خان صاحب بی۔ اے ہیں۔

سوئٹزرلینڈ۔ اس مشن کا قیام ۱۹۴۶ء میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی زیر ہدایت ہوا۔ اس کے انچارج شیخ ناصر احمد صاحب ہیں۔ ان کی ادارت میں جماعت کا ماہوار رسالہ Der Islam ۱۹۴۹ء سے شائع ہو رہا ہے۔

ہالینڈ۔ یہ مشن ۱۹۴۷ء میں حافظ قدرت اللہ صاحب کے ذریعہ قائم ہوا۔ اس وقت اس مشن میں محترم حافظ صاحب اور مکرم مولوی ابوبکر صاحب ایوب کام کر رہے ہیں۔ ۱۹۵۵ء میں حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے مسجد ہیگ کی بنیاد رکھی یہ مسجد بھی لنڈن کی مسجد کی طرح جماعت کی مستورات کے چندہ سے پایۂ تکمیل کو پہنچ چکی ہے۔

سکنڈے نیویا۔ یہ مشن امسال ۱۴ جولائی ۱۹۵۶ء کو مکرم سید کمال یوسف صاحب شاہد کے ذریعہ قائم ہوا۔ اس کا مرکز سٹاک ہالم میں ہے۔ اس مشن کے اخراجات کی ذمہ داری لجنہ اماء اللہ پر ہے۔ اور یہ ہماری جماعت کی مستورات کا تیسرا بڑا کارنامہ ہے۔

سپین۔ یہ مشن ۱۹۴۶ء میں مکرم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر کے ذریعہ قائم ہوا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت سے ہسپانی اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔

جرمنی۔ اس مشن کا قیام جنوری ۱۹۴۹ء میں مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب کے ذریعہ ہوا۔ اور اب ہٹلر کی قوم کے کئی افراد اسلام میں داخل ہو کر حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ کی روحانی قیادت قبول کر رہے ہیں۔

یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ۔ امریکہ میں ہمارا مشن ۱۹۲۱ء میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کے ذریعہ قائم ہوا۔ آپ کی کوششوں سے رسالہ سن رائز (Sun Rise) جاری ہوا۔ جو اب تک شائع ہوتا ہے۔ آپ کے بعد مکرم مولوی محمد الدین صاحب بی۔ اے اور مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب مرحوم بطور انچارج کام کرتے رہے۔ اور اپنے زمانہ تبلیغ میں پندرہ مقامات پر جماعتیں قائم کیں۔ ۱۹۴۶ء میں تحریک جدید کے ماتحت مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر بی۔ اے امریکہ تشریف لے گئے۔ آپ آج کل امریکہ مشن کے انچارج ہیں۔

۱۹۴۷ء میں مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب بی۔ اے امریکہ میں تبلیغ کے لئے گئے۔ اور آپ نے نیویارک میں ایک مشن قائم کیا۔ اسی سال چوہدری شکر الٰہی صاحب بھی بطور مبلغ مقرر ہوئے۔

۱۹۴۹ء میں مکرم مولوی عبدالقادر صاحب ضیغم مولوی فاضل پٹس برگ میں بطور مبلغ مقرر ہوئے۔

۱۹۵۰ء میں واشنگٹن میں مسجد اور مشن کے لئے ایک بہت بڑا مکان خرید اگیا۔ اور مشن کا مرکزی دفتر شکاگو سے اس عمارت میں منتقل کر دیا گیا ہے۔

۱۹۵۴ء میں مولوی نور الحق صاحب انور مولوی فاضل اور سید جواد علی صاحب بی۔ اے تبلیغ کے لئے امریکہ تشریف لے گئے۔ ۱۹۵۵ء میں ہمارے جرمن بھائی عبدالشکور صاحب کنزے وہاں پہنچے بفضلہ تعالےٰ اس ملک کے بڑے بڑے شہروں میں ہماری جماعتیں قائم ہیں۔

ٹرینیڈاڈ۔ اس جزیرہ میں ۱۹۵۰ء میں مولوی محمد اسحٰق صاحب ساقی نے مشن قائم کیا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے کئی سو افراد اب تک احمدیت قبول کر چکے ہیں۔ یہاں سے ہمارا ایک رسالہ احمدیت ماہوار شائع ہوتا ہے۔

انگلیکو امشن۔ ۱۹۵۲ء میں یہاں مشن کا قیام عمل میں آیا۔ ہمارے انگریز نومسلم بھائی بشیر احمد آرچرڈ اس مشن کے انچارج ہیں۔ پبلک لیکچرز اور تقسیم لٹریچر کے ذریعہ یہاں تبلیغ کا کام جاری ہے۔ اور بہت سے افراد داخل احمدیت ہو چکے ہیں۔

مغربی افریقہ۔ اس علاقے میں ہمارے چار بڑے مشن ہیں۔

(۱) سیرالیون (۲) گولڈ کوسٹ (۳) نائیجیریا (۴) لائبیریا۔

سیرالیون۔ یہ علاقہ سیاسی لحاظ سے دو حصوں میں منقسم ہے۔ ایک کالونی اور دوسرا پروٹیکٹریٹ۔ کالونی میں ہمارا صدر مقام فری ٹاؤن ہے۔ جہاں سے حال ہی میں ہمارے مبلغ مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل واپس تشریف لائے ہیں۔ پہلے کالونی اور پروٹیکٹریٹ میں دو الگ مشن تھے۔ مگر اب انہیں اکٹھا کر دیا گیا ہے۔ اور اس علاقہ کے انچارج مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ہیں۔ آپ مشن کا اپنا پریس ہے۔ اور دی افریقن کریسنٹ اخبار جماعت کی طرف سے شائع ہوتا ہے۔ فری ٹاؤن میں ہماری مسجد اور مشن ہاؤس ہے۔ اور ملک کے باقی حصہ میں ساٹھ کے قریب مساجد اور تین سکول ہیں۔ اور دو ہزار سے زائد نفوس احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں یہ مشن ۱۹۲۱ء میں مولانا نیر صاحب مرحوم کے ذریعہ قائم ہوا۔

گولڈ کوسٹ۔ ۱۹۲۱ء میں حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر مرحوم کے ذریعہ اس مشن کی بنیاد پڑی۔ آجکل گولڈ کوسٹ مشن کے انچارج مولانا نذیر احمد صاحب مبشر ہیں۔ اس علاقہ میں ہماری ایک مضبوط جماعت قائم ہے۔ جو تیس ہزار سے زائد نفوس پر مشتمل ہے۔ مشن کا اپنا پریس ہے۔ جہاں سے دی گائیڈنس ٹائمز اخبار شائع ہوتا ہے۔ اور پچیس تیس کے قریب مقامی اور پاکستانی مبلغین تبلیغی جہاد میں مصروف ہیں۔ اس علاقہ میں ہماری ایک سو بیس مساجد ہیں۔ اور جماعت کا ایک کالج بھی ہے۔

نائیجیریا۔ یہ مشن مولانا نیر صاحب کے ذریعہ ۱۹۲۱ء میں قائم ہوا۔ آجکل مشن کے انچارج مکرم نسیم سیفی صاحب ہیں ہمارا سر سبز لہ مشن ہاؤس اور ایک مسجد لیگوس میں موجود ہے۔ یہاں سے ٹروتھ Truth ہفت روزہ اخبار نکلتا ہے۔ اور سات سکول مشن کی نگرانی میں چل رہے ہیں۔

لائبیریا۔ یہ مشن گزشتہ سال مولوی محمد اسحٰق صاحب صوفی کے ذریعہ قائم ہوا۔ یہ امریکن کالونی ہے۔ مولوی صاحب نے یہاں ایک عربی کلاس جاری کر رکھی ہے۔ نہایت قلیل عرصہ میں یہاں جماعت قائم ہو گئی ہے۔

مشرقی افریقہ۔ ۱۹۳۴ء میں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل کے ذریعہ باقاعدہ مشن کا اجراء ہوا۔ اس وقت سترہ پاکستانی اور مقامی مبلغ یوگنڈا کینیا کالونی اور ٹانگانیکا کے علاقوں میں کام کر رہے ہیں۔ قرآن کریم کا سواحیلی ترجمہ دس ہزار کی تعداد میں شائع ہو چکا ہے۔ مشن کا اپنا پریس ہے۔ سواحیلی زبان میں رسالہ "مفدا کی محبت" ۱۹۳۶ء سے اب تک جاری ہے۔

برما۔ یہ مشن تحریک جدید کے ماتحت باقاعدہ طور پر ۱۹۵۳ء میں مکرم سید منیر احمد صاحب باہری کے ذریعہ قائم ہوا یہاں پر خدا کے فضل سے پہلے بھی کافی تعداد میں جماعت کے افراد موجود تھے۔

برمی زبان میں اسلامی اصول کی فلاسفی اور دوسرا لٹریچر شائع ہو چکا ہے۔ مشن ہاؤس رنگون میں ہے۔ جہاں پر بفضلہ تعالیٰ جماعت کی مضبوط تنظیم ہے۔

سیلون:۔ سیلون میں جماعت کافی عرصہ سے قائم تھی۔ لیکن باقاعدہ مشن ۱۹۵۱ء میں مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر کے ذریعہ قائم ہوا۔ جماعت کا اخبار دی مسیج The Message انگریزی میں باقاعدہ شائع ہوتا ہے۔ یہ مشن کثیر تعداد میں لٹریچر شائع کر چکا ہے۔ اور اس سلسلہ میں ایک جامع سکیم زیر عمل ہے۔

سنگاپور:۔ یہ مشن ۱۹۳۵ء میں مکرم مولوی غلام حسین صاحب ایاز کے ذریعہ قائم ہوا۔ آپ نے یہاں پندرہ سال قیام کیا۔ ایک مضبوط جماعت قائم کی۔ اور ملائی زبان میں کافی تعداد میں لٹریچر شائع ہو چکا ہے۔ آج کل مولانا ایاز صاحب پاکستان سے رخصت گذار کر واپس ملایا جا چکے ہیں۔ اور وہی اس مشن کے انچارج ہیں۔ ملائی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ مکمل ہو چکا ہے اور انشاء اللہ العزیز جلد شائع ہو جائیگا۔

مشرق بعید۔ انڈونیشیا:۔ اس ملک میں ۱۹۲۵ء میں مکرم مولوی رحمت علی صاحب کے ذریعہ احمدیہ مشن کا قیام ہوا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں خدا تعالیٰ نے آپ کو خارق عادت کامیابی عطا فرمائی۔ بیسیوں طلبا اس ملک سے مرکز احمدیت میں آئے۔ اور جماعت کی دینی درسگاہوں مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ میں حصولِ تعلیم کے بعد واپس جاکر فریضہ تبلیغ بجا لا رہے ہیں۔ جماعت کے دو رسالے "اسلام" اور "ضیاء الاسلام" شائع ہوتے ہیں۔ اور لاکھوں کی تعداد میں لٹریچر شائع ہو چکا ہے۔ تقریباً پینتیس سے زائد کتب کا ترجمہ انڈونیشین زبان میں شائع ہو چکا ہے۔ آج کل انچارج مشن مکرم سید شاہ محمد صاحب ہیں۔

بورنیو:۔ ۲۶ مئی ۱۹۴۶ء کو مکرم محمد زہدی صاحب فاضل آف انڈونیشیا کے ذریعہ یہاں مشن قائم ہوا۔ آج کل مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری یہاں انچارج مبلغ ہیں۔ آپ کے علاوہ مکرم مرزا محمد ادریس صاحب اور ایک اور مقامی مبلغ تبلیغ کا فریضہ بجا لا رہے ہیں۔ مشن کی طرف سے ایک ماہوار رسالہ Peace کا شائع ہوتا ہے۔

مشرق وسطیٰ:۔ عرب ممالک میں ۱۹۲۵ء میں ہمارے مشن قائم ہوئے۔ ان ممالک میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری کافی جماعتیں موجود ہیں۔ اور افراد جماعت بھی مصروف تبلیغ ہیں۔

شام:۔ اس ملک میں ہمارا مشن ۱۹۲۵ء میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس اور مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کے ذریعہ قائم ہوا۔ آج کل اس مشن کے انچارج مکرم سید منیر الحصنی صاحب ہیں۔

ایران:۔ ۱۹۲۵ء میں شہزادہ عبدالمجید صاحب رضی اللہ عنہ کے ذریعہ یہ مشن قائم ہوا۔ تحریک جدید کے ماتحت باقاعدہ مشن کا قیام ۱۹۴۶ء میں ہوا۔

فلسطین:۔ مارچ ۱۹۲۸ء میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کے ذریعہ اس مشن کی بنیاد رکھی گئی۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے یہاں بہت جلد ہی ایک مخلص اور مضبوط جماعت قائم ہو گئی۔ چنانچہ کرمل پہاڑی کی چوٹی پر کبابیر گاؤں کے سب باشندے خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہیں۔ آج کل مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر اس مشن کے انچارج ہیں۔ اور یہاں سے ماہوار عربی رسالہ البشریٰ شائع ہوتا ہے۔

مصر:۔ مصر میں ۱۹۲۴ء میں شیخ محمود احمد صاحب عرفانی مرحوم کے ذریعہ مشن قائم ہوا۔ اس مشن کی تجدید اس وقت ہوئی۔ جب مولانا شمس صاحب دسمبر ۱۹۲۸ء میں حیفا سے مصر تشریف لے گئے۔ اس طرح اس مشن کا فلسطین مشن کے ساتھ الحاق کر دیا گیا۔

ٹرینیڈاڈ؟

ڈچ گی آنا:۔ یہ مشن گذشتہ سال ہی قائم کیا گیا ہے۔ مکرم شیخ رشید احمد صاحب اسحاق اس کے انچارج ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں خارق عادت کامیابی عطا فرمائی۔ اور اب تک دو صد سے زائد افراد بیعت کر چکے ہیں۔

لبنان مشن:۔ اس مشن کے انچارج جناب شیخ نور احمد صاحب منیر ہیں۔ ہمارا مرکز لبنان کا دار الخلافہ بیروت ہے۔ یہاں عیسائیوں کی کثرت ہے۔ اخبارات انفرادی ملاقات اور سلسلہ کے لٹریچر کے ذریعہ پیغام حق پہنچایا جاتا ہے۔

مسقط مشن:۔ یہ مشن فلسطین مشن کے ماتحت ہے۔ اور یہاں مولوی روشن دین صاحب کام کر رہے ہیں۔

ماریشس مشن:۔ اس مشن کی ابتداء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت حافظ صوفی غلام محمد صاحب رضی اللہ عنہ کے ذریعہ ۱۹۱۵ء میں ہوئی۔ اس مشن کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پیغام صلح۔ الوصیت۔ تجلیات الٰہیہ چشمہ مسیحی۔ اسلامی اصول کی فلاسفی اور دیگر کتب نظام نو۔ اسلام کا اقتصادی نظام وغیرہ فرانسیسی زبان میں ترجمہ کروائی گئی ہیں۞

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام

(از مکرم مرزا منظور احمد صاحب ایم۔ ایس سی)

۲۷ جنوری ۱۹۵۶ء کے الفضل میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طرف سے دعا کی تحریک کے لئے مختصر نوٹ کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جو الہام اور مکاشفات شائع ہوئے ہیں۔ ان میں ہمارے ملک کے لئے یہ الہام بہت بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ غلبت الروم فی ادنی الارض و ھم من بعد غلبھم سیغلبون۔ یعنی اہل روم نزدیک والی زمین میں مغلوب کئے جائیں گے۔ مگر وہ مغلوب کئے جانے کے بعد عنقریب غلبہ پائیں گے جیسا کہ ظاہر ہے کہ یہ الہام قرآن کریم کی ایک آیت کی صورت میں ہے۔ اس الہام کے مفہوم کو صحیح طور پر سمجھنے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ سورۃ روم کی ان آیات کے پس منظر کو جن سے وہ شروع ہوتی ہے سامنے رکھا جائے۔ وہ آیات یہ ہیں:۔ الٓمّٓ۔ غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون فی بضع سنین۔ للہ الامر من قبل ومن بعد ویومئذ یفرح المومنون بنصر اللہ۔ ینصر اللہ من یشآء و ھو العزیز الرحیم۔ وعد اللہ۔ لا یخلف اللہ وعدہٗ۔ ولکن اکثر الناس لایعلمون۔ میں اللہ خوب جاننے والا ہوں۔ پاس والی زمین میں اہل روم مغلوب کئے گئے۔ مگر وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد عنقریب پھر غلبہ حاصل کر لیں گے۔ یعنی چند سالوں میں۔ یہ اب کی مغلوبیت بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہلے سے ہی مقدر تھی۔ اور بعد کا غلبہ بھی اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ہی ہوگا۔ اس دن جب اہل روم کو غلبہ نصیب ہوگا۔ مسلمانوں کے لئے بھی فرحت کے سامان پیدا ہو جائیں گے۔ یہ سب کچھ الٰہی نصرت کے ساتھ ہی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ (اپنے علم کے مطابق) جسے چاہتا ہے نصرت دیتا ہے۔ اور وہی دراصل غالب اور رحیم ہے۔ یہ الٰہی وعدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ لیکن اکثر لوگ لاعلمی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اور وہ حقیقت الامر کو نہیں سمجھنے پاتے احادیث سے پتہ چلتا ہے۔ کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فی بضع سنین کے معانی نو سال تک کے کئے ہیں۔ سورۃ روم کی جب یہ آیات نازل ہوئیں۔ اس وقت اہل روم ایرانی مشرکوں کے مقابل پر بری طرح پسپا اور مغلوب ہو رہے تھے۔ اس پسپائی سے پہلے ان کی سلطنت اپنے ملک روم کے علاوہ مصر۔ فلسطین شام لبنان اور اردن بلکہ دریائے فرات تک وسیع تھی۔ مگر قسمت کا کچھ ایسا پھیر ہوا۔ اور حالات نے کچھ ایسا انداز اختیار کیا۔ کہ اہل روم اپنے تمام علاقے یکے بعد دیگرے ایرانیوں کے ہاتھوں ہارتے چلے گئے۔ تا آنکہ ان کی حالت اتنی خراب ہوئی۔ کہ اپنی مقدس سرزمین یعنی یروشلم کو بھی نہ بچا سکے۔ عیسائیوں کو بمشکل اپنی جان بچا کر قسطنطنیہ کی طرف بھاگ جانا پڑا۔ اہل روم نے ایک لمبے عرصہ تک یروشلم میں جو بڑی محنت سے سامان فراہم کیا تھا۔ ایرانیوں نے اسے بھی نذر آتش کر دیا۔ یروشلم کی تمام کلیساؤں اور مقدس عمارتوں کو گرا دیا۔ اور جاتی دفعہ ایرانی اپنے ساتھ عشائے ربانی اور رسوم عبادت کے قیمتی ظروف کے علاوہ مقدس صلیب کو بھی ایران لے گئے۔ مگر ایرانیوں نے صرف یہاں تک ہی بس نہ کی۔ بلکہ مصر اور بحیرہ روم کے تمام اردگرد کے ایشیائی ملکوں پر قبضہ کر کے عین قسطنطنیہ کے دروازوں پر جا کھڑے ہوئے۔ یہ ۶۱۹ء کا زمانہ تھا۔ جبکہ اہل روم اپنی تاریخ کے انتہائی تاریک دور میں سے گزر رہے تھے۔ اس وقت سورہ روم کی متذکرہ بالا آیات نازل ہوئیں۔ جن میں یہ پیشگوئی تھی کہ اہل روم باوجود اس انتہائی مغلوبیت اور مظلومیت کے آخرکار اپنے دشمنوں پر غلبہ پائیں گے۔ اور ان کو پسپا کریں گے۔ چنانچہ جب یہ آیات نازل ہوئی تھیں۔ اس وقت حالات کچھ اس قسم کے تھے کہ کوئی رومیوں کی فتح اور ان کے دوبارہ غلبہ کے متعلق وہم و گمان بھی نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن ہوا کیا۔ کہ نو سال کے ہی اندر اندر ہرقل نے نہ صرف اپنے علاقے واپس لے لئے۔ بلکہ ایران کے اندر گھس کر اس نے ایرانیوں کے مقدس آتشکدہ کو بھی تباہ و برباد کر دیا۔ اور یوں یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ جس نے پورا ہو کر خدا تعالیٰ کی ہستی۔ اس کے وعدوں اور اس کے مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت پر ہمیشہ کے لئے مہر لگا دی۔ یہ حقیقت ہے۔ کہ تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام بھی اپنے بعض پہلوؤں کے لحاظ سے پورا ہو چکا ہے۔ اور بعض کے لحاظ سے آئندہ پورا ہوگا۔ مثلاً (۱) وہاں اس زمانہ میں

۞: میں سے بعض شائع ہو چکی ہیں۔ اور بعض جلد شائع کی جا رہی ہیں۔

ہیں وہ بھی اہل کتاب تھے اور ایرانی مشرک یعنی آگ اور بتوں کے پوجنے والے یہاں بھی مسلمان خدا کے فضل سے اہل کتاب ہیں اور ہندو مشرک۔ جو شادی بیاہ اور حق کی مقدس تقاریب پر ایرانیوں کی طرح آگ ہی جلا کر تبرک حاصل کرتے ہیں۔

(۲) یہاں اس سرزمین میں اہل ہنود نے سازباز کرکے پاکستان کی سالم دائمی زمین یعنی ضلع گورداسپور قادیان اور پٹھانکوٹ کے علاقہ پر قبضہ کر لیا۔ سورہ ۱۹۶ میں ادنی الارض سے مراد شام فلسطین اور اردن کے علاقے تھے اور یہاں بعض قرآن کی بناء پر نیز حضرت مسیح موعود کے رویاء کی بناء پر قادیان کا علاقہ مراد ہے۔

(۳) جس طرح ایرانی اہل روم کے تمام صوبوں کو تاخت و تاراج کرنے کے بعد قسطنطنیہ اور روم کے دروازے پر آن کھڑے ہوئے تھے۔ اسی طرح اہل ہنود نے بھی ادنی الارض کے علاقہ میں غلبہ حاصل کرکے ایک طرح ہم کو گھیرے میں لے لیا ہے۔ گویا ہمارا ملک اس برصغیر ہند میں ایک طرح ایک محصور شدہ قلعہ کی شکل میں محدود ہو کر رہ گیا ہے جس میں ہم محصور ہو کر رہ گئے ہیں۔ لیکن

یہ حالت ہمیشہ نہیں رہ سکتی۔ کیونکہ اگر انہی نوشتوں کے مطابق غلبت الروم فی ادنی الارض کا نظارہ ہم نے دیکھا ہے تو من بعد غلبہم سیغلبون کا نظارہ بھی ضرور وقوع ہو کر رہے گا۔ اس ضمن میں یہ بات بھی یاد رہے کہ اصولی طور پر مامور من اللہ کو اللہ تعالےٰ اس وقت تک کسی سیاسی انقلاب کی طرف اشارہ نہیں کرتا۔ جب تک کہ اس کے ساتھ ایک عظیم الشان روحانی یا ثقافتی انقلاب وابستہ نہ ہو۔ انشاء اللہ یہاں پر بھی ایسا ہوگا۔ اس انقلاب اور فتح سے اسلام کو اس برصغیر میں عظیم الشان تفوق حاصل ہوگا۔ اور اسلام کے مشن کو غیر معمولی اور خارق عادت طور پر تقویت پہنچے گی اور یوں محسوس ہوگا۔ کہ جیسے اسلام نے زندگی کی ایک نئی کروٹ لی ہے۔ اسلئے ان دنوں یفرح المومنون کا سماں پیدا ہوگا۔

انشاء اللہ

رسالہ "اصول قرآن فہمی" کے متعلق

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کی رائے

میں نے خان صاحب منشی برکت علی صاحب شملوی حال ربوہ کا رسالہ اصول قرآن فہمی دیکھا ہے۔ مجھے بہت خوشی ہوئی کہ اللہ تعالےٰ نے منشی صاحب موصوف کو اس عمر میں جب کہ وہ چوراسی سال کی عمر کو پہنچ ہوئے ہیں۔ اس علمی خدمت کی توفیق دی ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزا

خانصاحب منشی برکت علی صاحب موصوف نے اس رسالہ میں بعض ان قرآنی آیات پر بحث کی ہے۔ جن سے قرآن مجید کے معانی اور تفسیر پر اصولی روشنی پڑتی ہے۔ اور ان اصولی آیات کی روشنی میں قرآن کا سمجھنا اور صداقت کا شناخت کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ رسالہ کے آخر میں احمدیت کی تبلیغ بھی عمدہ پیرایہ میں کی گئی ہے۔ کیونکہ دراصل احمدیت کے اصول ہی قرآن ہی کی عملی تفسیر ہیں۔

اس عمر میں محترمی منشی برکت علی صاحب کی ہمت قابل داد ہے۔ انہوں نے ایک اچھوتے مضمون پر قلم اٹھایا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔

فقط خاکسار مرزا بشیر احمد ۵۷/۲/۵

نوٹ:۔ یہ رسالہ مکرم خانصاحب موصوف کے مکان واقع محلہ دارالرحمت شرقی سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

مجالس خدام الاحمدیہ

اپنی ماہانہ رپورٹیں باقاعدگی سے بھجوایا کریں

اس سال ماہانہ رپورٹوں کے بھجوانے میں مجالس کی طرف سے بہت سستی دکھائی جا رہی ہے۔ صرف چند ایک مجالس رپورٹیں بھجوا رہی ہیں۔ ماہانہ رپورٹ ہر مجلس کی طرف سے آنی نہایت ضروری ہے۔ جملہ قائدین اس امر کا خاص خیال رکھیں۔ اور ہر ماہ کی دس تاریخ تک گذشتہ ماہ کی رپورٹ مطبوعہ فارم پر معین اعداد و شمار کے ساتھ دفتر میں بھجوا دیا کریں۔

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا

از مکرم میاں عبدالرحیم احمد صاحب وکیل التعلیم ربوہ

خاکسار کے والد محترم پروفیسر علی احمد صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں سے ہیں ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اور گذشتہ دنوں گر کر چوٹ آ جانے کی وجہ سے بیماری ایسی صورت اختیار کر گئی ہے۔ جو تشویش پیدا کرنے والی ہے احباب جماعت سے عموماً اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خصوصاً . . . . : درخواست ہے کہ محترم والد صاحب کو اپنی دعاؤں میں خصوصیت سے یاد رکھیں۔

خاکسار عبدالرحیم احمد وکیل التعلیم ربوہ)

دعائے نعم البدل

میرا بھانجا اور محترم برادرم چوہدری غلام احمد صاحب ظفر آباد اسٹیٹ کا بچہ عزیزم فضل احمد ۱۲ر فروری کو ایک پانی کے گڑھے میں ڈوب کر فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ محترم برادرم چوہدری ظہور الدین صاحب کی اچانک اور بے وقت مرت کا غم ابھی تازہ ہی تھا کہ دوسرا صدمہ آ پہنچا۔ بزرگان و احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور والدین کو نعم البدل عطا کرے (خاکسار رشید الدین ربوہ)

نمائندگان مجلس مشاورت ۱۹۵۶ء

سے

ایک ضروری استفسار

مجلس مشاورت ۱۹۵۶ء میں فیصلہ ہوا تھا کہ تمام نمائندگان کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ پنجسالہ سکیم تعلیمی قرضہ میں شامل ہوں کیا آپ نے تسلی کر لی ہے کہ آپ نے اپنے متفقہ فیصلہ کا احترام کرتے ہوئے شمولیت اختیار کر لی ہے۔ اگر نہیں کی تو جلد شمولیت اختیار کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ (ناظر تعلیم)

دستور اساسی خدام الاحمدیہ

یکم نومبر ۱۹۵۶ء سے خدام الاحمدیہ کے نظر ثانی شدہ دستور اساسی پر عمل درآمد شروع ہو چکا ہے۔ ابھی تک تمام مجالس نے یہ دستور اساسی نہیں منگوایا۔ ہر مجلس میں اس کا موجود ہونا ضروری ہے۔ اس کی قیمت ۶ر اور محصول ڈاک ۱ر ہے۔ موازی پانچ آنے کے ٹکٹ ڈاک بھیج کر مکتبہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ سے منگوا لیں۔

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

چندہ تحریک جدید کے جہاد کبیر میں

۳۱ جنوری تک وعدے ادا کرنے والے احباب کرام کے نام

پسران و دختران ہمشیرہ والدہ عبدالمجید صاحب قادر وڈیری ضلع سکھر ۵/۱۴
ڈاکٹر ریاض احمد صاحب - جو ہی ۴۰/-
بابو علی محمد صاحب و جلال الدین صاحب " ۱۰/-
شیخ عبدالرشید صاحب بشیر سیکرٹری مال شکارپور ۱۱۵/-

جماعت کرنڈی

جماعت کرنڈی کے صدر چوہدری حبیب اللہ صاحب ہیں۔ ان کا وعدہ دفتر اول و دوم میں ۸۷ اور ۳۳۸ کل ۴۲۵ تھا۔ انہوں نے خود اپنا وعدہ پہلے ادا کیا اور پھر احباب میں تحریک کی تو ان کو سالم وعدے موصول ہوئے جن کی فہرست دفتر دوم کی تو ذیل میں دی جا رہی ہے اور اس کے ساتھ دفتر اول کا وعدہ مولوی عبدالحق صاحب کا ۶۲/- اور ان کی اہلیہ صاحبہ کا ۱۷/- کا تقاضہ بھی انہوں نے ساتھ ہی ادا کر دیا۔ لیکن مرکزی دفتر میں ۷۹ + ۹۶/۴ کی اسم وار تفصیل وقت پر نہ پہنچی۔ حالانکہ چاہیئے کہ جو روپیہ منی آرڈر یا بیمہ یا چیک کے ذریعہ ارسال ہو اس کی اسم وار تفصیل بھی اسی وقت دی جائے تا رقم تبھی داخل ہو جائے اور رسید جاری ہو ورنہ اسم وار تفصیل میں رکھ کر خط و کتابت کرنا پڑتی ہے جس خرچ کے علاوہ روپیہ دیر سے داخل ہوتا ہے۔ چنانچہ ۱۷۳/۴ کی رقم بہت دیر سے داخل ہو رہی ہے۔

غرض پریذیڈنٹ صاحب کرنڈی اور ان کے معطی صاحبان کا وکیل المال تحریک جدید شکریہ ادا کرتے ہوئے جزاھم اللہ احسن الجزاء عرض کرتا اور سندھ کی جماعتوں سے درخواست کرتا ہے کہ بفضل خدا جس طرح حلقہ سندھ کی شہری و زمیندار جماعتوں نے تحریک جدید کے وعدے جلد تر ارسال کرنے میں زیادہ جوش اور سرگرمی سے کام لیا ہے اسی طرح بلکہ اس سے بڑھ کر وہ تحریک جدید کے دفتر اول و دوم کے وعدے سو فی صدی ادا کرنے میں زیادہ اخلاص زیادہ مستعدی اور زیادہ جوش و خروش دکھلائیں گے۔ حتیٰ کہ وہ ۳۱ مارچ تک اکثر حصہ ادائیگی میں کامیاب ہو جائیں گے اور ان کا یہ اقدام سابقون میں آنے کے علاوہ حضور کی زیادہ خوشنودی اور دعا کا باعث بھی ہے۔

محمد ادریس صاحب معہ اہلیہ و بچگان کرنڈی ۱۹/۱۴
ثناء اللہ صاحب معہ اہلیہ صاحبہ " ۱۸/-
محمد شریف صاحب معہ اہلیہ و بچگان " ۳۱/-
بشیر احمد صاحب معہ اہلیہ " ۱۵/-
عبدالعزیز صاحب " ۷/۱۴
نبی بخش صاحب معہ بچگان " ۸/۱۴
عبدالمجید صاحب حلوائی " ۱۶/۸
حمیدالدین صاحب معہ اہلیہ و بچگان " ۲۵/۹
والدہ حمیدالدین صاحب " ۱۰/۴
محمد اسمٰعیل صاحب معہ بچگان " ۱۲/۱۴
دین محمد صاحب " ۷/۱۴/۶
بابا عمرالدین صاحب " ۷/۱۲/۶
محمد صادق صاحب معہ اہلیہ صاحبہ " ۱۱/۸
رحیم بی بی صاحبہ " ۸/۴
عبدالحمید صاحب ۵/-

اہلیہ چوہدری علی محمد صاحب کرنڈی ۵/-
مولوی محمد شریف صاحب " ۱۰/۲
عبدالکریم صاحب معہ بچگان " ۹/۱۴
صابرہ بی بی صاحبہ " ۵/۴
اہلیہ صاحبہ عبدالستار صاحب " ۷/۱۲
چوہدری محمد اشرف صاحب " ۱۵/۱۲
مولوی عبدالمجید صاحب " ۸/۱۲
مولوی نواب الدین صاحب " ۵/۱
" حبیب اللہ صاحب معہ اہلیہ صاحبہ " ۲۸/۱۲
" عبدالرزاق صاحب " ۸/-
" محمد زبیر و میرزا محمد صاحبان " ۶/۰
" عبدالکریم صاحب " ۵/۴
" محمد یعقوب صاحب معہ اہلیہ صاحبہ " ۱۷/۹
" حسن محمد صاحب " ۱۰/-
اہلیہ مستری حسن محمد صاحب " ۷/۱۲
علی محمد صاحب ۸/-
چوہدری نورالدین صاحب سیکرٹری مال۔ دہ چیا ۲۳/۰
اہلیہ صاحبہ " " ۶/-
نور بیگم صاحبہ گوٹھ امام بخش ۵/۶/۶
صوفی محمد بخش صاحب۔ طالب آباد ۸/-
چوہدری بشیر احمد صاحب چک ۲۱ ۶/-
محمد اسحٰق صاحب گوٹھ رحمت علی ۵/-
نفیر محمد صاحب باندھی ۱۳/-
محمد شریف صاحب " ۵/-
پیر بخش صاحب " ۵/-
منشی سردار محمد صاحب نور آباد اسٹیٹ ۵/۸
سلطان احمد صاحب آڑھتی۔ محراب پور ۴۴/-
غلام محمد و الٰہ بخش صاحبان کنڈیارو ۵/-
اہلیہ منور احمد صاحب " ۵/۸
چوہدری مختار احمد صاحب۔ نواب شاہ ۱۳۵/۰
اہلیہ صاحبہ پیر نصیر احمد صاحب " ۸/-
نیر اسلام صاحب پسر وقار احمد صاحب " ۷/-
وقار احمد صاحب " ۷/-
ثمینہ روحی صاحبہ " ۷/-
عمر بی بی صاحبہ سانگھڑ ۶/-

گوٹھ قمرالدین کے پریذیڈنٹ چوہدری قمرالدین صاحب نے اپنی جماعت میں تحریک جدید کے مطالبات کا خطبہ سنایا اور انہوں نے بتایا کہ دوستوں کو نہ صرف وعدہ ہی کرنا چاہیئے بلکہ اسے اگر ساتھ ہی ادا بھی کر دیں تو یہ امر تبلیغ اسلام کے لئے نہایت مفید اور بابرکت ہے چنانچہ انہوں نے دفتر دوم کے وعدوں کی جو فہرست تیار کی ہے وہ ۳۲۱/۴ کی بنی۔ اور ان کی اس تحریک پر کہ روپیہ بھی ساتھ ہی دینا مناسب ہے دوستوں نے وعدوں کی ادائیگی کی طرف توجہ کرتے ہوئے ۳۴۸/۴ کی رقم ادا کی جو داخل ہو چکی۔ دفتر وکیل المال تحریک جدید پریذیڈنٹ صاحب و معطی صاحبان کا صدق دل سے شکریہ ادا کرتا ہے اور ان سب کو جزاھم اللہ احسن الجزاء عرض کرتا ہے۔

چوہدری قمرالدین صاحب معہ اہلیہ صاحبہ گوٹھ قمرالدین ۵۷/-
راستی بیگم صاحبہ " ۱۶/۴
نجم الدین صاحب معہ اہلیہ صاحبہ " ۲۴/۴
سرداراں بی بی صاحبہ اہلیہ نبی بخش صاحب " ۷/-
کرم الدین صاحب معہ اہلیہ صاحبہ " ۱۶/-
چوہدری علم الدین صاحب معہ اہلیہ صاحبہ " ۱۶/-
حاجی کریم بخش صاحب " ۱۱/-
چوہدری محمد اقبال صاحب۔ " ۵/-
چوہدری خیرالدین صاحب۔ " ۵/-
چوہدری غلام علی صاحب۔ " ۵/-
چوہدری لال الدین صاحب " ۵/-
اہلیہ حاجی کریم بخش صاحب " ۵/-
عبدالہادی صاحب " ۵/-
اللہ رکھی اہلیہ چوہدری عبدالعزیز صاحب " ۹/-
اہلیہ و بچگان محمد شفیع صاحب نشار معہ اہلیہ و بچگان " ۴۳/-
چوہدری محمد یوسف صاحب " ۶/۴
چوہدری تاج الدین صاحب " ۲۸/۸
" " اہلیہ و بچگان " ۱۱/۸
چوہدری فضل الدین صاحب ولد تاج دین صاحب " ۷/۸
چوہدری محمد شریف صاحب۔ " ۷/۸
محمد حسن صاحب۔ " ۱۰/۴
" " اہلیہ صاحبہ " ۵/-
عبدالوارث صاحب۔ " ۵/-
محمد عثمان صاحب۔ " ۵/۰
جان محمد و الٰہ بخش صاحبان (غیر احمدی) " ۵/-
غلام محمد صاحب " ۷/۸
چوہدری نبی بخش صاحب " ۸/-
چوہدری منیر محمد صاحب۔ " ۵/-
نیاز احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ مورو ۱۵/۲
غلام محمد صاحب باڑیاں ۱۱/-

ظفر آباد لاہنی کے صدر چوہدری عزیز احمد صاحب اور ان کے سیکرٹری مال چوہدری لطیف احمد صاحب نے اپنا اور اپنی اہلیہ صاحبہ کے وعدہ کا روپیہ علی الترتیب ۱۷۲/۰ و ۲۰/۰ روپے اپنی جماعت میں اعلان کر کے بتایا کہ جماعت بھی دفتر دوم کے وعدوں کو جلد سے پورا کرے۔ حتیٰ کہ اگر ساتھ ہی ادا کر دے تو یہ بات نور علیٰ نور ہے۔ چنانچہ صدر صاحب کی دل سے نکلی ہوئی بات اور ان کا خود عملی نمونہ احباب کے دل پر گہرا اثر کر گیا۔ اور ان سب نے دفتر دوم کے وعدے جو ۵۷۸/۰ کے تھے ان کو ہی ادا کیا بلکہ ان میں ۱۵/۰ کا اضافہ کرتے ہوئے ۵۹۳/۰ روپے ادا کئے جو کہ نہایت شکریہ کے ساتھ اور جزاکم اللہ احسن الجزاء کہتے ہوئے شائع کئے جاتے ہیں۔

چوہدری عزیز احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ
پریذیڈنٹ ظفر آباد لاہنی ۱۷۲/۰
سراج الدین صاحب معہ اہلیہ و پسر " ۳۵/-
دوست محمد صاحب " ۶/-

نام	مقام	رقم
ممتاز بیگم صاحبہ	ظفر آباد لائنی	۵/-
لطیف احمد صاحب سیکرٹری مال	"	۱۰/-
رحمت علی صاحب	"	۶/۴
مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ لطیف احمد صاحب	"	۱۰/-
منشی غلام احمد صاحب	"	۱۰/۰
بشیر احمد صاحب	"	۱۱/۸
فیروز الدین صاحب معہ اہلیہ صاحبہ	"	۱۲/
عبد الرحمٰن صاحب معہ اہلیہ صاحبہ	"	۱۲/۴
عبد الرحیم صاحب	"	۶/۸
عبد الرحمٰن صاحب مستری	"	۱۱-۸
محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ	"	۵/۸
محترمہ نذیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابا ...		
محمد صدیق صاحب	ظفر آباد اسٹیٹ لائنی	۵/-
چوہدری کرم الدین صاحب (غیر احمدی)	"	۷/-
چوہدری وزیر محمد صاحب	ظفر آباد دینی	۵/۴
" ناصر احمد صاحب	"	۶/۰
میاں محمد فاضل صاحب حجام	"	۷/۰

دفتر اول و دوم میں اس وقت تک کی آمد خاکو دور نہیں کرتی کیونکہ گذشتہ سال میں بھی آمد کم تھی ہی لیکن اس سال میں بھی وہی دھیمی رفتار ہے اس لئے تحریک جدید کے عہدیداران خصوصاً سیکرٹریان تحریک جدید وخدام الاحمدیہ کو خاص توجہ دیکر آمد کی رفتار میں ایک تیز رو پیدا کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ آمین وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ

قائداعظم میموریل کمیٹی کی از سرِ نو تشکیل

کراچی ۲۰ر فروری قائداعظم میموریل فنڈ کی مرکزی کمیٹی کا طور پر از سر نو تشکیل کی گئی ہے یہ کمیٹی بہت جلد قائداعظم کی یاد میں ایک مقبرہ اور ایک جامع مسجد کی تعمیر کے لئے اقدامات کر رہی ہے

اس امر کا انکشاف مرکزی وزیر اطلاعات سردار امیر اعظم خان نے آج قومی اسمبلی میں کیا آپ وزیر اعظم کی طرف سے مسلم لیگی رکن مسٹر یوسف ہارون کے ایک ضمنی سوال کا جواب دے رہے تھے۔ نو تشکیل شدہ کمیٹی میں حسب ذیل اصحاب شامل ہیں۔

(۱) صدر مملکت۔ جو کمیٹی کے چیئرمین ہوں گے (۲) وزیر اعظم۔ (۳) قومی اسمبلی کے سپیکر (۴) مرکزی وزیر خزانہ (۵) وزیر تعلیم اور قومی اسمبلی میں حزب مخالف کے لیڈر (۶) آڈیٹر جنرل پاکستان (۷) صدر مملکت کے سیکرٹری جو کمیٹی کے سیکرٹری کی حیثیت سے کام کریں گے۔

سبز گندم کاٹنے پر پابندی

لاہور ۲۰ر فروری۔ جھنگ۔ گجرات اور گوجرانوالہ کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں نے اپنے اضلاع میں سبز چارے کے طور پر گندم کاٹنے کی ممانعت کر دی ہے۔ یہ پابندیاں دو ماہ تک نافذ رہیں گی۔

فوجیں ہٹانے کے متعلق اسرائیل کی نئی تجاویز

بیت المقدس ۲۰ر فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ اسرائیل نے مصر سے اپنی فوجیں ہٹانے کے متعلق نئی تجاویز پیش کی ہیں۔ وزیر اعظم اسرائیل مسٹر بن گورین نے آج اسرائیلی کابینہ کے اجلاس کے بعد امریکی سفیر کو نئی تجاویز پیش کیں۔ ان تجاویز کی تفصیل معلوم نہیں ہو سکی۔ اسرائیل کی نئی تجاویز صدر آئزن ہاور کی اس دوبارہ اپیل کے جواب میں پیش کی گئی ہیں۔ جس میں اسرائیل سے کہا گیا ہے کہ وہ غزہ کے علاقہ اور خلیج عقبہ سے اپنی فوجیں ہٹانے کے متعلق اقوام متحدہ کی قراردادوں کا احترام کرے

تجارتی نرخ

سونا حاضر ۱۱۲/- روپے چاندی تیزابی ۱۸۶/- روپے چاندی تھوبی ۱۷۶/- روپے سکے ۱۴۶/- روپے پونڈ ۵/- روپے

اقوام متحدہ اور سعودی عرب میں فنی امداد کا سمجھوتہ

قاہرہ ۲۰ فروری۔ اقوام متحدہ کے مرکز اطلاعات نے یہاں اعلان کیا کہ جدہ میں اقوام متحدہ اور سعودی عرب کے درمیان فنی امداد کے ایک بنیادی سمجھوتہ پر دستخط ہوئے ہیں۔ اس سمجھوتے پر سعودی عرب کے امور خارجہ کے انڈر سیکرٹری شیخ علی اور اقوام متحدہ کے فنی امداد کے بورڈ کے نمائندہ مسٹر پرویز گودیرد نے دستخط کئے۔

یونیورسٹیوں کا زندگی سے قریبی رابطہ ہونا چاہیئے

گورنر مشرقی پاکستان کی تقریر

ڈھاکہ ۲۰ر فروری۔ گورنر مشرقی پاکستان مسٹر اے کے فضل الحق نے جو ڈھاکہ یونیورسٹی کے چانسلر بھی ہیں۔ یونیورسٹی کے سالانہ جلسہ تقسیم اسناد میں تقریر کرتے ہوئے زور دیا کہ ہماری یونیورسٹیوں کو تمام سطحوں اور تمام میدانوں میں زندگی سے قریبی رابطہ قائم رکھنا چاہیئے۔ اور ملک کی اس طرح رہنمائی کرنی چاہیئے۔ جس کے بغیر ہم موجودہ اور آئندہ حالات میں اپنی منزل مقصود حاصل نہ کر سکتے ہوں۔ آپ نے مزید کہا ہر دور میں یونیورسٹیوں کو تمام ملکوں کی تعلیمی ثقافتی زندگی میں اہم ترین مقام حاصل رہا ہے یونیورسٹیاں مقام اخلاقی اور ذہنی ترقی کی مظہر اور ذریعہ ہوتی ہیں۔

رسالہ "اصولِ قرآن فہمی"

خانصاحب منشی برکت علی صاحب شملوی نے ۴۲ صفحات کی ایک کتاب "اصول قرآن فہمی" کے نام سے مرتب کی ہے۔ خانصاحب سلسلہ کے قدیم مخلص خادم ہیں۔ علمی ذوق رکھتے ہیں۔ یہ کتاب تبلیغی نقطۂ نگاہ سے ایک عمدہ کتاب ہے خانصاحب موصوف نے اس پیرانہ سالی میں بہت محنت سے رسالہ مرتب کیا ہے۔

میں خدام سے پر زور تحریک کرتا ہوں کہ وہ اس کتاب کا مطالعہ فرمائیں اور دوستوں کو تبلیغی غرض سے یہ کتاب پڑھنے کے لئے دیں۔ نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

درخواستہائے دُعا

(۱) برادرم محمد الطاف خانصاحب انور کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں محمد رفیع خان احمد نگر ولد مولوی محمد شہزادہ خان مولوی فاضل

(۲) میں نے امسال ورنیکلر مڈل کا امتحان دیا ہے۔ بزرگان جماعت نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں امان اللہ عمر ابن قاضی ضیاء اللہ صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ تحصیل حافظ آباد

(۳) محترم ڈاکٹر محمد حسین خانصاحب جڑانوالہ عرصہ سے بیمار ہیں بزرگان سلسلہ ان کی کاملہ و عاجلہ شفا کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میرے خسر محترم چوہدری محمد ابراہیم خانصاحب بعض پریشانیوں سے دوچار ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہر شر سے محفوظ رکھے اور کاروبار میں برکت دے۔ آمین جمال الدین احمد۔ جڑانوالہ

(۴) بندہ کا لڑکا حمید اللہ خان میٹرک کے امتحان میں شامل ہو رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ نمایاں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں نصر اللہ خان سیکرٹری انجمن احمدیہ ...

(۵) خاکسار کے والد میاں عباس علی صاحب کافی عرصے سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

ایک اور بزرگ اسی جماعت کے عرصہ تین سال سے ٹی۔بی کی بیماری میں مبتلا ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی شفائے کاملہ و عاجلہ عطا کرے آمین — بشیر احمد گوجرانوالہ ... ضلع گوجرانوالہ

(۶) میری والدہ اہلیہ ڈاکٹر عبد المجید خانصاحب قلات میں پیٹ میں رسولی ہو جانے کی وجہ سے تکلیف میں ہیں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ نیز میرا لڑکا میٹرک کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے اس کی نمایاں کامیابی کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ عبد الحمید خان کنٹونمنٹ بورڈ ویسٹ سکول کوئٹہ

(۷) میرے چچا صاحب اور چچی صاحبہ نے چنیوٹ سرکاری ہسپتال میں آنکھوں کا اپریشن کرایا ہے۔ بزرگان جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان کی شفا یابی کے لئے دعا فرمائیں "تاج بی بی طاہرہ۔ ربوہ۔"

(۸) میرے عزیز پوتے مبارک علی کی صحت کے لئے قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ماسٹر محمد علی خان اشرف۔ چنیوٹ

(۹) میری لڑکی صدیقہ اور میرا ایک بھانجا انٹرنس کا امتحان دے رہے ہیں۔ اور ایک بھانجی ایف اے کے امتحان میں شامل ہو رہی ہے احباب کرام ان سب کی نمایاں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ حکیم مرغوب اللہ شیخوپورہ

جلسہ مصلح موعود کی مختصر روئداد

(بقیہ صفحہ اوّل)

یا اسلام کے مقابلہ میں ان علوم کا رد کر سکتے ہیں اور اسلام کے مقابلے میں ان کا غلطی پر ہونا ثابت کر سکتے ہیں۔ اس کی تائید میں آپ نے علم تاریخ، علم معاشیات، علم النفس اور سائنس وغیرہ کے تعلق میں حضور ایدہ اللہ کی متعدد دینی تصانیف سے ثابت کیا کہ کس شان سے حضور نے ان اعتراضات کا رد کیا ہے جو ان علوم کے ماہرین کی طرف سے اسلام پر کئے جاتے ہیں اور دنیا کے سامنے اسلام کی حقانیت ثابت فرمائی ہے۔ علوم باطنی کے ضمن میں آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے علم قرآن کو اور اخبار غیبیہ کو پیش کیا اور بتایا کہ آپ کا علم قرآن اور آپ کے ذریعہ ظاہر ہونے والی اخبار غیبیہ اس امر کا زندہ ثبوت ہیں کہ آپ اللہ تعالےٰ کی طرف سے علوم ظاہری و باطنی سے پر کئے گئے ہیں

مصلح موعود کے متعلق حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے ارشادات

آپ کے بعد محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری پرنسپل جامعہ احمدیہ نے "مصلح موعود کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے ارشادات" کے موضوع پر نہایت مبسوط تقریر فرمائی۔

آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ جتنا کوئی عظیم الشان نشان ظاہر کرتا ہے وہ لوگوں پر اتمام حجت کے اتنے ہی عظیم الشان سامان ظاہر فرماتا ہے آپ نے پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی الفاظ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا مصلح موعود کی پیشگوئی در اصل ایک بہت بڑے نشان رحمت پر مشتمل تھی۔ اس میں بتایا گیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد میں سے ایک شخص کھڑا کیا جائے گا۔ جو دنیا میں عظیم الشان انقلاب برپا کرے گا۔ وہ صاحب شکوہ و عظمت ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور اس کی شہرت اسلام کی عظمت دنیا میں قائم کرنے کی وجہ سے ہوگی۔ کیونکہ وہ دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر کرے گا

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا جب اس عظیم الشان پیشگوئی کے مصداق کی حیثیت سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ مسند خلافت پر متمکن ہوئے تو اہل پیغام نے اپنی بدقسمتی سے اس پیشگوئی کے ظہور کا انکار کر دیا اور اپنے اس انکار پر اصرار کرنے کے لئے انہیں صریحاً اللہ تعالےٰ کے الہامات کو جھٹلانا پڑا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اجتہادات کو بھی غلط قرار دینا پڑا۔ اللہ تعالےٰ نے ان لوگوں کے لئے جو خدائی الہامات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی الہامی تشریحات کے منکر ہو گئے تھے اتمام حجت کا ایک ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کو بھی کھڑا کیا۔ کیونکہ یہ لوگ آپ کو خلیفہ اوّل اور واجب الاطاعت امام کے طور پر تسلیم کر چکے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے ۱۹۱۳ء میں خود آپ سے یہ اعلان کروایا کہ مصلح موعود آج سے تیس ۳۰ سال بعد ظاہر ہو جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تیس سال کے بعد ہی اللہ تعالےٰ سے خبر پاکر اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا۔ پھر آپ نے حضرت پیر منظور محمد صاحب کے استفسار پر اپنے قلم سے ایک تحریر لکھ کر دی جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق صاف الفاظ میں اس امر کی تصدیق فرمائی کہ آپ ہی مصلح موعود ہیں۔ اس طرح اللہ تعالےٰ نے ان لوگوں پر اس طور پر بھی اتمام حجت کا سامان کر دیا۔ لیکن جنہوں نے خدا تعالےٰ کے الہامات کو جھٹلایا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی الہامی تشریحات کو بھی غلط قرار دیا انہوں نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے ان واضح ارشادات سے بھی آنکھیں بند کر لیں

قومیں اس سے برکت پائیں گی اور وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا

بعد ازاں مکرم چوہدری محمد شریف صاحب مبلغ فلسطین۔ مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب۔ مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب۔ مکرم چوہدری فتح محمد صاحب سیال۔ اور مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر نہایت لطیف پیرائے میں روشنی ڈالی۔ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے بے پناہ جذبۂ عشق پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ آپ نے تقریر و تحریر کے ذریعہ ہی اپنے عشق کا اظہار نہیں فرمایا بلکہ عملی اقدامات کے ذریعہ بھی دنیا میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت قائم فرمائی۔

مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے تبلیغ اسلام کے اس وسیع نظام پر روشنی ڈالی جس کے تحت آج اطراف و جوانب عالم میں اسلام کی اشاعت ہو رہی ہے۔ اور اس طرح قومیں مصلح موعود سے برکت حاصل کر رہی ہیں۔

۴ آپ نے جب یورپ میں تبلیغ اسلام اور مسجدوں کے قیام کا نہایت پُر اثر انداز میں ذکر کیا۔ تو تمام فضا نعرہ تکبیر اللہ اکبر کے پرجوش نعروں سے گونج اٹھی۔ آپ نے مشرق و مغرب میں تبلیغ اسلام کے خوشکن نتائج کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آج وہی اقوام یورپ جو اسلام کے خلاف غیظ و غضب کا اظہار کیا کرتے تھے۔ اب حضرت المصلح الموعود کے عظیم الشان تبلیغی کارناموں کے طفیل اسلام کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔

محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور خارجہ نے پیشگوئی کے اس حصہ پر کہ وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ نہایت ایمان افروز تقریر فرمائی اور بتایا کہ ۱۹۳۱ء کے کشمیر ایجی ٹیشن کے وقت حضور ایدہ اللہ نے کشمیر کمیٹی کے صدر کی حیثیت سے مظلوم کشمیریوں کی بیش بہا خدمات سر انجام دیں اور کشمیر کے ہزاروں باشندے جو جیلوں میں بھرے گئے تھے آپ کی عظیم الشان جدوجہد کے نتیجے میں رہا کئے گئے۔ اور اس طرح آپ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوئے۔

آخر میں مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے مصلح موعود کا ظہور اور ہمارے قومی فرائض کے عنوان پر ایک نہایت پُر مغز تقریر کی۔ آپ نے پیشگوئی کی عظمت اور اس کی اہمیت واضح کرنے کے بعد بتایا کہ ہمارا فرض ہے کہ ہم خدائی تقدیر کے ساتھ اپنے آپ کو ہم آہنگ کریں اور جلد جلد قدم بڑھائیں تاکہ غلبہ اسلام کے وعدے جو تمام و کمال پورے ہو کر وہ دن قریب سے قریب تر آ جائے کہ جب سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے عظیم الشان کارناموں کے نتیجے میں ساری دنیا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں آ جائے اور حضور صلعم کی غلامی پر فخر کرنے لگے۔

بعدہ صاحب صدر مکرم مولانا ابو العطاء صاحب کے صدارتی ارشادات کے بعد ٹھیک ساڑھے گیارہ بجے دن پر جلسہ برخاست ہوا۔

حضرت ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب رضی اللہ عنہ کو سپرد خاک کر دیا گیا

نماز جنازہ امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے پڑھائی

مقامی احباب ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے اور جنازہ کو کندھا دیا

ربوہ ۲۳ فروری۔ آج ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم و مخلص صحابی اور جماعت کے دیندار متقی اور باخدا بزرگ حضرت ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو ہزارہا احباب جماعت کی پرسوز دعاؤں کے درمیان مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کا جنازہ مسجد مبارک کے عقبی صحن میں لا کر رکھ دیا گیا تھا۔ جہاں جلسہ مصلح موعود کے اختتام پر امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی نماز میں مقامی احباب ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے۔ نماز کے بعد جنازہ اٹھایا گیا افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام صحابہ کرام اور دیگر اکابرین سلسلہ و احباب جماعت کے علاوہ خود امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بھی جنازہ کے ہمراہ تشریف لے گئے۔ اور دور تک جنازے کو کندھا دیا۔ مقبرہ بہشتی پہنچنے پر حضرت میاں صاحب مدظلہ مزار حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا پر دعا کے لئے تشریف لے گئے۔ پھر تدفین مکمل ہونے تک قبر کے قریب ہی تشریف فرما رہے۔ آپ نے نعش کو قبر میں اتارنے میں بھی حصہ لیا۔ پھر اپنے دست مبارک سے ...

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت ڈاکٹر صاحب مرحوم و مغفور کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے۔ اور اعلےٰ علیین میں جگہ دے اور سلسلہ کے اس ممتاز بزرگ کی وفات سے جماعت میں جو خلا پیدا ہو گیا ہے اسے محض اپنے فضل و کرم سے دور فرمائے ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم بھی ان جدا ہو جانیوالے بزرگوں کی خصوصیات کو اپنے اندر پیدا کر کے اللہ تعالےٰ کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کرنے والے بنیں۔ آمین

حضرت ڈاکٹر صاحب مرحوم نے اپنے بعد دو لڑکے چار لڑکیاں چھ پوتے سات نواسیاں اور چھ نواسے یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور انہیں ڈاکٹر صاحب مرحوم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان کی روایات کو زندہ رکھنے کی توفیق دے تاکہ وہ نہ صرف جسمانی لحاظ سے بلکہ روحانی اعتبار سے بھی صحیح معنوں میں ...

درخواست دعا

امریکہ سے مکرم مولوی نور الحق صاحب انور نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر اور ان کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں (وکیل التبشیر)